البدعة وأهل البدعة في نظر الصحابة وسادات الأئمة

للمؤلف

بدعت اور اہل بدعت

اسلام کی نظر میں

تألیف

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی فاضل مظاہر العلوم سہارنپور

مدیر ماہنامہ الہلال مانچسٹر

مقدمہ

ڈاکٹر علامہ خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

دار المعارف

الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور

البدعة واهل البدعة في نظر الصحابة وسادات الامة المسمّٰی بہ

بدعت اور اہل بدعت

اسلام کی نظر میں

تالیف

مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی فاضل مظاہر العلوم سہارنپور

مدیر ماہنامہ "الہلال" مانچسٹر

مقدمہ

ڈاکٹر علامہ خالد محمود ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

دار المعارف

الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

کتاب ہذا کی طباعت اور ترجمے کے جملہ حقوق کاپی رائٹ ایکٹ پاکستان کے تحت علامہ خالد محمود کے نام محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب ان کی اجازت کے بغیر اسے طبع نہ کرے نہ اس کے کسی حصہ کو اس کتاب کا حوالہ دیئے بغیر کہیں نقل کرے

نام کتاب ———	بدعت اور اہل بدعت
مصنف ———	مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی
مقدمہ ———	علامہ خالد محمود صاحب
کتابت ———	حنیظ الحق صدیقی
صفحات ———	۳۲۰
ناشر ———	دارالمعارف لاہور
تعداد ———	گیارہ سو
قیمت اعلیٰ مجلد ———	۸۰ روپے
ممالک یورپ	۸ پونڈ

ملنے کے پتے

دفتر دارالمعارف ۱۲ دیو سماج روڈ سنت نگر لاہور

جامعہ ملیہ اسلامیہ لاہور، توحید پارک نزد امامیہ کالونی لاہور

پتہ انگلینڈ میں : اسلامک اکیڈیمی آف مانچسٹر

بدعات کے سیاہ سائے

① بدعتی کا کوئی نیک عمل مقبول نہیں

آنحضرتؐ کے جلیل القدر صحابی حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوماً ولا صلاۃً ولا صدقۃً ولا حجاً ولا عمرۃً ولا جہاداً ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین۔[1]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بدعتی کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ صدقہ قبول کرتا ہے اور نہ حج۔ نہ عمرہ اور نہ جہاد اور کوئی فرضی عبادت قبول کرتا ہے اور نہ نفلی، بدعتی اسلام سے ایسے خارج ہو جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔

اس سے بڑھ کر اور محرومی کیا ہو سکتی ہے کہ ایک شخص اپنی زندگی تو اسلام کے مطابق گزارے اور نماز۔ روزہ۔ حج۔ صدقہ وغیرہ بھی کرتا ہے۔ لیکن بدعت کا عمل بھی ساتھ ساتھ جاری رکھے تو بدعت اس کی نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے اور وہ بیچارہ بزعم خویش اپنی عبادت کو مقبول سمجھ رہا ہے، مگر اس بدعت کی وجہ سے نہ تو اس کا کوئی نیک عمل مقبول بنتا ہے۔ نہ ہی اس کی کوئی قدر و قیمت بلکہ اس کی بدبختی یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین کہ اسلام سے ایسا خارج ہو جاتا ہے جیسے گوندے

---

[1] سنن ابن ماجہ صدا

ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ اس نے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا ہے کہ یہ کام بھی ہونا چاہیئے مگر پیغمبر نے نہیں بتلایا، نہ صحابہ کرامؓ نے یہ کہا تھا۔ (معاذاللہ)

ہاں اگر وہ اپنی بدعت سے توبہ کرے اور بدعت کا عمل ترک کرے تو پھر قبول کیا جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ رسول اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں:۔

ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ۔[1]

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ بدعتی کے ہر عمل کو رد کر دیتا ہے یہاں تک وہ اپنی بدعت ترک کر دے۔

② بدعتی کو پناہ دینے کا انجام

سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں:۔

المدینۃ حرم مابین عیر الی ثور فمن احدث فیھا حدثاً او اوی محدثاً فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفاً ولا عدلاً۔[2]

ترجمہ۔ مدینہ منورہ مقام عیر سے لے کر مقام ثور تک مقام حرم ہے سو جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پہ اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، نہ تو اس کا کوئی فرض قبول نہ نفل۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ بدعت کا انجام اس قدر خطرناک ہے کہ تمام کائنات اس پر لعنت برساتی ہے۔ اس لیے حکم ہے کہ کسی بدعتی کو پناہ بھی نہ دو۔ کیونکہ جب وہ ملعون ہے تو اس کو پناہ دینے والا بھی ملعون ہی ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پاک پر غور کریں کہ آپ کو بدعت اور بدعتی سے کتنی نفرت تھی؟ اس کی وجہ یہی ہے

---

[1] سنن ابن ماجہ ص۶ [2] صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۴ صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۴۲

ہے کہ بدعتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذاللہ خائن سمجھتا ہے کہ آپ نے رسالت میں خیانت کی اور اس کام کو نہ بتلایا۔ (معاذاللہ)

اس حدیث سے سبق حاصل کرنے کی بجائے علماء اہلِ بدعت اسے اپنے اس استدلال میں پیش کرتے ہیں کہ بدعت پیدا کرنا صرف مدینہ میں ممنوع ہے دوسری جگہوں پر مقامی حالات کے تحت بدعات پیدا کی جا سکتی ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب صفدر مدظلہ اس حدیث کی تشریح فرماتے ہیں۔

اس حدیث میں حدودِ حرم کی قید محض تقبیح اور تشنیع کے لیے ہے۔ یہ قید احترازی نہیں ہے کہ حرم مدینہ میں تو بدعت بُری ہو اور خارج از حرم بُری نہ ہو۔ جو چیز بدعت اور بُری ہے وہ ہر جگہ اور ہر وقت بدعت اور بُری ہی ہوگی۔ ہاں البتہ شرفِ مکان یا فضیلت کی وجہ سے اس کی قباحت اور بُرائی بڑھ جائے گی۔ بدعت اور بدعتی کی مذمت کے لیے اس سے بڑھ کر اور سخت الفاظ کیا ہو سکتے ہیں جو جناب رؤف رحیم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ پاک سے نکلے ہیں[1]

علامہ ابن البطال ؒ بھی اسی کو ذکر فرماتے ہیں۔

خصت المدینة بالذکر لشرفها لکونها مهبط الوحی وموطن الرسول علیه الصلوٰة والسلام ومنها انتشر الدین فی اقطار الارض فکان لها مزید فضل علیٰ غیرها[2]

ترجمہ۔ مدینہ منورہ کو خاص ذکر کرنے کی وجہ اس کی شرافت و بزرگی ہے کیونکہ مدینہ منورہ مہبطِ وحی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن ہے اور یہیں سے سارے عالم میں دین پھیلا۔ اس لیے اس کو دوسرے مقامات پر فضیلت حاصل ہے۔

بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ اس جگہ کو حضور ؐ اور حضرات خلفائے راشدینؓ کے مرکز ہونے

---

[1] المنہاج الواضح ص۸۲ [2] فتح الباری جلد ۲ ص۲۴۸